تعارف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، استاذ الاساتذہ، فقیہ العصر، شیخ القرآن والحدیث

حضرت علّامہ مفتی

محمد ابوبکر صدیق دامت برکاتہم العالیہ

قادری شاذلی

بقلم

محقّقِ اہلِ سنّت

مفتی عبد الرشید ہمایوں دامت برکاتہ

www.facebook.com/darahlesunnat

پیر طریقت، رہبر شریعت، استاذ الاساتذہ، فقیہ العصر، شیخ القرآن والحدیث

حضرت علّامہ مفتی محمد ابو بکر صدیق قادری شاذلی

دامت برکاتہ العالیہ

ولادت باسعادت:

آپ ۲۵ جون 1969ء، مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۹ ہجری، بروز بدھ، صوبہ سندھ پاکستان کے شہر، "نواب شاہ" میں پیدا ہوئے۔

اسمِ گرامی: آپ کا مکمل نام: محمد ابو بکر صدیق بن حاجی عبد الرحمن مصطفائی ہے۔

اَلقاب: استاذ الاساتذہ، شیخ القرآن والحدیث، مفتئ اہلِ سنّت، فقیہ العصر۔

آپ کے اَلقاب سے متعلق ایک بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے، کہ "**جامعۃ المدینہ**" گلستانِ جوہر کراچی کے، تمام طلباء آپ کو "**استاد صاحب**" کہہ کر پکارا کرتے، تمام طلباء میں یہ بات معروف تھی، کہ جب لفظ "استاد صاحب" بولا جائے، تو اس سے قبلہ مفتی صاحب کی ذات ہی مراد ہوتی ہے۔ آپ کے علم وفضل کے اعتراف میں، خود امیرِ دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری -دامت برکاتہ- بھی، قبلہ مفتی صاحب کو "استاد صاحب" کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے، بلکہ خود راقم الحروف نے اپنے کانوں سے، قبلہ امیرِ دعوتِ اسلامی کو، شیخ الحدیث مفتی ابو بکر صدیق صاحب کی طرف اشارہ کرکے، یہ فرماتے سنا کہ "**یہ میرے بھی استاد صاحب ہیں**"۔

صرف یہی نہیں، بلکہ آپ کی فقہی مہارت کو دیکھتے ہوئے، قبلہ حضرت صاحب (امیرِ دعوتِ اسلامی) نے، آپ کے لیے "فقیہ العصر" کا خطاب بھی تجویز فرمایا، اور "دعوتِ اسلامی" کے حلقے میں اس خطاب کو باقاعدہ رائج بھی کیا۔

بیعت وخلافت:

آپ نے متعدّد مشایخِ کرام سے بیعتِ برکت (بیعت طلبِ فیض) کی، جن میں (۱) شیخ ابو الخیر محمد ابنِ شیخ عبد القادر عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہما (مدینہ منوّرہ)، (۲) شیخ عبد الہادی خَرسہ -دام ظلّہ العالی- (ملکِ شام)، (۳) شیخ عبد الرحمٰن عمورہ (اردن، فلسطین)، (۴) اور شیخ ابو المعالی، حکیم طارق احمد جہانگیری (کراچی) وغیرہم شامل ہیں۔

علاوہ ازیں دنیا بھر کے متعدّد بزرگوں اور علمائے کرام سے، آپ کو مختلف سلاسلِ طریقت میں اجازت وخلافت بھی حاصل ہے، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ عبد الہادی الخرسہ -دام ظلّہ العالی- (ملکِ شام) سے سلسلۂ شاذلیہ محمدیہ غوثیہ درقاویہ میں اجازت وخلافت۔

(۲) شیخ عبد الرحمن عمورہ -دام ظلّہ العالی- (اردن، فلسطین) سے سلسلۂ شاذلیہ محمدیہ میں اجازت وخلافت۔

(۳) علّامہ مفتی محمد اشفاق رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سلسلۂ چشتیہ نظامیہ صابریہ میں اجازت وخلافت۔

(۴) شرفِ دین وملّت، حضرت علّامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سلاسلِ اربعہ میں اجازت وخلافت۔

(۵) علّامہ مفتی سیّد اطہر نعیمی صاحب -دام ظلّہ العالی- سے سلسلۂ قادریہ رضویہ نعیمیہ کی اجازت وخلافت۔

(٦) مولانا منّان رضا خان صاحب (منّانی میاں) -دام ظلّہ العالی- سے سلسلۂ قادریہ رضویہ میں اجازت وخلافت۔

(۷) شیخ ابو المعالی، حکیم طارق احمد -دام ظلّہ العالی- سے تقریبًا باسٹھ ٦٢ طُرقِ تصوّف میں اجازت وخلافت۔

(۸) محقّقِ اہلِ سنّت، علاّمہ ڈکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی -دام ظلّہ العالی- سے سلسلۂ قادریہ رضویہ میں اجازت وخلافت (إجازة الأكابر عن الأصاغر).

مذکورہ بالا شیوخ کے علاوہ بھی، عرب وعجم کے متعدّد مشایخ سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

دنیاوی تعلیم:

آپ دنیاوی تعلیم کی غرض سے سندھ کے مختلف تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم رہے۔ اپنی علمی تشنگی کے سبب مختلف کورسز اور امتحانات بہت اچھے نتائج کے ساتھ پاس کیے۔ آپ نے انٹر میڈیٹ پری انجینئرنگ گورنمنٹ ڈگری کالج نواب شاہ سے، (ایم اے) اسلامک کلچر جامشورو یونیورسٹی (سندھ) سے، اور (ڈی۔ ایچ۔

ایم۔ایس) کا کورس پاکستان ہومیوپیتھک میڈیکل کالج سے، نہ صرف پاس کیا بلکہ کئی سال تک اس کی عملاً پریکٹس بھی کی۔

دینی تعلیم:

گھر اور گرد و نواح کا ماحول دینی ہونے کے باعث، جب آپ کا رجحان دینی تعلیم کی طرف پہلے سے زیادہ ہوا، توآپ کے دل میں اس کے حصول کا جذبہ ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں تبدیل ہوگیا، اور آپ حصولِ علم کی غرض سے اپنے گھربار اور بہن بھائیوں کو چھوڑ کر، نواب شاہ سے کراچی تشریف لائے۔ ابتدائی تقریبًا چھ٦ ماہ "دار العلوم حنفیہ غوثیہ" طارق روڈ کراچی میں زیرِ تعلیم رہے، اس کے بعد عالمی شہرت یافتہ دینی ادارے "الجامعة العليميّة الإسلاميّة" المعروف "اسلامک سینٹر" کراچی سے درسِ نظامی، اور بعض علومِ جدیدہ کی تکمیل کی، اور تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے تحت "درجہ عالمیہ" (ایم اے) کے امتحان میں پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اساتذۂ گرامی:

آپ نے دنیا بھر کے متعدّد علمائے دین سے اکتسابِ فیض کیا، جن میں: (۱) الاستاذ العلّامہ فرید چشتی صاحب، (۲) قاری عبد اللطیف امجد صاحب، (۳) شیخ الحدیث علّامہ رمضان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، (۴) الاستاذ احمد مجتبیٰ صاحب (ساؤتھ افریقہ)، (۵) شیخ عبد القادر عمّاری رحمہ اللہ تعالیٰ، (۶) شیخ عبدالحی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ،

(۷) پروفیسر حافظ مشیر بیگ، (۸) شیخ الحدیث رمضان نقشبندی، (۹) مفتی غلام نبی کھوسو وغیرہم، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

دَورِ طالبِ علمی کے معمولات:

زمانۂ طالبِ علمی میں آپ کے معمولات اور خصوصی مشاغل میں، نصابی اور غیرنصابی کتب، بطورِ خاص امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب کا مطالعہ، جونیر طلباء کی علمی مُعاونت، اور نصرتِ مذہبِ اہلِ سنّت میں ہمہ وقت مصروفیت تھی، اس کے علاوہ اسلامک سینٹر کی لائبریری میں، آپ کثیر المطالعہ طالبِ علم کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔

رشتۂ ازدِواج:

شہرِ نواب شاہ میں اپنے اعزّہ کے ہاں، ۱۹۹۴ء میں آپ نے سنّتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے، اس وقت آپ کی عمر ۲۵ برس تھی۔

رائج الوقت مشہور زبانوں میں مہارت:

آپ کی مادری زبان اردو ہے، البتہ آپ کو عربی اور انگلش پر بھی مکمل عبور حاصل ہے، ان تینوں زبانوں میں آپ کے تحریری فتاویٰ اور کتب ورسائل، آپ کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اس کے علاوہ عرب علماء سے ملاقات، اور یورپی ممالک کے تبلیغی اَسفار میں، آپ اپنی اس مہارت کو اشاعتِ دین کے لیے خوب استعمال فرماتے ہیں۔

شخصی اوصاف:

آپ نہایت مشفِق، مہربان اور خَلوق طبیعت کے مالک ہیں، آپ کا اندازِ گفتگو بہت دھیما، مدلّل اور عام فہم ہے، آپ عاجزی، سادگی، غمخواری، غریب پروَری، دِلجوئی جیسی درویشانہ صفات کے حامل ہیں۔ منصب، مال ودولت، شہرت، علم، اور میڈیا سلیبرٹی ہونے کے باجود، غرور و تکبّر جیسی کوئی چیز آپ کے قول وفعل میں دکھائی نہیں دیتی۔ آپ ہر چھوٹے بڑے کی بات نہایت شفقت اور بھرپور توجّہ سے، نہ صرف سنتے ہیں بلکہ اسے عزّت واِکرام سے بھی نوازتے ہیں۔

قرآن کریم وحدیث پاک اور فقہ وتصوّف سے آپ کو خاص لگاؤ ہے، کتب بینی آپ کی طبیعت میں رچی بسی ہے۔ مُعاشرتی زندگی میں کفایت شِعاری، وسعت ظرفی، وقت کی قدر، دوسروں کی حوصلہ افزائی، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، غریب مسلمانوں کی خیر خواہی اور دینی طلباء کی دلجوئی آپ کے روزمرّہ معمولات میں سے ہیں۔

دینی خدمات:

آپ تقریبًا ستائیس ۲۷ سال سے شعبۂ تدریس سے وابستہ ہیں، اور اس سلسلہ میں ناموَر اور عالمی شہرت یافتہ دینی مدارس، مثلاً جامعۃ المدینہ (گلستانِ جوہر کراچی)، فیضانِ مدینہ (عالمی مدنی مرکز دعوتِ اسلامی کراچی)، جامعۃ المصطفیٰ (صفورا چورنگی کراچی) میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

تدریس اور دورۂ حدیث شریف کے علاوہ، گذشتہ ۲۲ سال سے "تخصص فی الفقہ الاسلامی" (اِفتاء کورس) بھی کروا رہے ہیں۔ جب قبلہ مفتی صاحب –دام ظلّہ

العالی- نے محسوس کیا، کہ اہلِ سنّت کو "تخصص فی الفقہ الاسلامی" کی شدید ضرورت ہے، تو آپ نے اپنی پوری توجّہ طلباء کو فقہ میں، اسپیشلائزیشن (Specialization) کروانے پر مبذول فرمادی؛ تاکہ اہلِ سنّت کو اچھے اور ماہر مفتی حضرات میسّر آسکیں۔

الحمدللہ! یہ سلسلہ تاحال جاری ہے، فی الحال "دار العلوم نعیمیہ" کراچی میں، مفتی منیب الرحمن صاحب -دام ظلّہ العالی- کے زیرِ سرپرستی، گزشتہ ۱۳ سال سے "تخصص فی الفقہ الاسلامی" کا یہ سلسلہ نہایت کامیابی سے جاری وساری ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ تخصص کے طلباء کو گزشتہ ۱۵ سالوں سے باقاعدہ تصوّف کی تعلیم بھی دے رہے ہیں؛ تاکہ علماء کی طبیعتوں اور مزاج میں صوفیانہ رنگ بھی دکھائی دے، وہ دنیا کی رنگینیوں اور آسائشوں سے بے رغبت رہیں، اور توکُّل علی اللہ کی عادت اپنائیں۔ الحمدللہ! تاحال تقریباً ۶۵۰ سے زائد علماء اور مفتیانِ کرام کو، قبلہ مفتی صاحب تربیت کے بعد خلافت واجازت بھی مرحمت فرماچکے ہیں۔

جامعۃ المدینہ کا قیام:

"جامعۃ المدینہ" کے قیام کے احوال یہ ہیں کہ "۱۹۹۴ء میں دعوتِ اسلامی کے سب سے بڑے تنظیمی ذمہ دار، سیّد عبد القادر شاہ صاحب (باپو شریف) رحمۃ اللہ تعالیٰ نے قبلہ مفتی صاحب سے، بذریعہ ٹیلی فون نواب شاہ سندھ رابطہ کیا، اور فرمایا کہ ہم دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام، درسِ نظامی کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس سلسلہ میں قبلہ باپو شریف سے کھارادر کراچی میں، ایدھی پرنٹرز کے ہاں، قبلہ مفتی صاحب کی

پہلی ملاقات ہوئی، اس کے بعد انہوں نے امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری صاحب -دامت برکاتہم العالیہ- سے ملاقات کروائی۔

(قبلہ امیرِ دعوتِ اسلامی سے ایک دہائی سے زائد عرصے تک بہت گہرا تعلّق قائم رہا، امیرِ دعوتِ اسلامی، قبلہ شیخ الحدیث علّامہ مفتی ابو بکر صاحب کی فقہی بصیرت، اور علمی لیاقت سے حد درجہ متاثر ہیں، یہی وجہ ہے کہ انہیں اکثر "استاد صاحب" کہہ کر مخاطَب کیا کرتے، آپ کے لیے "فقیہ العصر" کا خطاب بھی قبلہ امیرِ دعوتِ اسلامی نے ہی تجویز اور عام فرمایا۔ فقہی اور شرعی مسائل میں رَہنمائی کا سلسلہ ایک دہائی سے زائد عرصے تک جاری رہا، ان دونوں شخصیات کے درمیان باہم انتہائی قابلِ رشک قربت بھی رہی، مفتی صاحب کا امیرِ دعوتِ اسلامی کے معتمَد ترین اور مقرَّب ترین شخصیات میں شمار ہوتا، دعوتِ اسلامی میں اصلاحات کے حوالے سے بھی قبلہ مفتی صاحب کا کردار انتہائی موثّر رہا، آپ ہمیشہ حکمت ومصلحت کے ساتھ حق گوئی کا فریضہ انجام دیتے رہے، جسے قبلہ امیرِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے انتہائی پذیرائی اور فراخدلی کے ساتھ قبول کیا جاتا، وہ اکثر نجی محافل میں بھی قبلہ مفتی صاحب کی قابلیت اور ان کی بے لَوث خدمات کا اعتراف کیا کرتے)۔

دورانِ ملاقات اُن سے مسلکِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالہ سے گفتگو ہوئی، اس ملاقات کے چند روز بعد پہلی کلاس کا آغاز "مدرسۃ المدینہ" گودھرا کالونی کراچی میں ہوا۔ وہاں تقریبًا ایک سال تک قبلہ مفتی صاحب اکیلے تدریس کرتے

رہے، پھر جب دوسری کلاس شروع ہوئی، تب بطورِ استاذ ایک اَور عالمِ دین کی خدمات بھی حاصل کی گئیں۔

گودھرا کالونی میں درسِ نظامی کی ابتدائی کلاس کے آغاز کے، سات ۷ یا آٹھ ۸ ماہ بعد "مدرستہ المدینہ" شو مارکیٹ کراچی میں، درسِ نظامی کی نائیٹ کلاسز کا آغاز ہوا، وہاں بھی قبلہ مفتی صاحب ہی تدریسی فریضہ انجام دیتے رہے، شام کی اس کلاس میں ایک عرصہ تک حاجی مشتاق رحمۃ اللہ علیہ (سابق نگرانِ شوریٰ دعوتِ اسلامی)، اور ابنِ عطّار احمد رضا (جانشینِ عطّار عبید رضا) بھی شریکِ درس ہوتے"۔

ہمارے استفسار پر قبلہ مفتی صاحب نے، اس سلسلہ میں آنے والی مشکلات اور اپنے مُشاہرے سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے، مزید بتایا کہ "ابتداءً میرا مُشاہرہ دو ہزار ۲۰۰۰ روپے تھا، اور میں روزانہ تقریبًا پانچ ۵ گھنٹے باقاعدہ تدریس کرتا تھا، پھر اس کے بعد رات میں بھی طلباء کو پڑھایا کرتا۔ مرحلہ ابتدائی ہونے کے سبب، یہاں طلباء و اساتذہ کے لیے سہولیات کا فقدان تھا، تمام طلباء کے لیے کلاس روم کے طور پر ایک بڑا ہال تھا، اسی ہال میں دن میں تعلیم ہوتی، اور رات کو مجھ سمیت تمام طلباء وہیں سو جایا کرتے۔ یہ ہال بیک وقت کلاس روم، اسٹور روم، اور کھانے کے وقت میس وغیرہ کا کام دیتا تھا۔ تعلیمی اوقات میں طلباء بستر وغیرہ بچھا کر اساتذہ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کی جگہ بنا لیتے، جگہ کی قلّت کے باعث چونکہ تمام کلاسز کے طلباء ساتھ ساتھ بیٹھتے تھے، لہٰذا دورانِ تعلیم طلباء کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا؛ کیونکہ اساتذہ کے لیکچرز اور طلباء کے سبق یاد کرنے اور سنانے کی آوازیں، دوسری

کلاس کے طلباء تک پہنچتی تھی، جس کے باعث انہیں اپنی کلاس کا لیکچر سننے میں بہت دقّت پیش آتی، لہذا طلباء کی اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے، گلستانِ جوہر بلاک ۱۵ کراچی میں، ایک نئی عمارت تعمیر کی گئی، اور درسِ نظامی کے طلباء کو وہاں منتقل کر دیا گیا، بعد میں ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی اور اُن کے بعض رفقاء کی کوششوں سے، اس مدرسہ کو "جامعۃ المدینہ" کی حیثیت دے دی گئی۔

تمام اساتذہ کی شب و روز محنت اور اِخلاص کے سبب، جب طلباء تنظیم المدارس کے سالانہ امتحانات میں، پاکستان بھر سے اچھی پوزیشنز حاصل کرنے لگے، تو "جامعۃ المدینہ" کی مقبولیت کو پر لگ گئے، اور دنیا بھر سے طلباء حصولِ علم کی غرض سے تشریف لانے لگے، بڑھتی ہوئی مقبولیت اور تشنگانِ علم کی کثرت کے سبب، چند ہی سالوں میں اس کی کئی نئی برانچز کا آغاز ہوتا رہا، جن میں فیضانِ مدینہ (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی پاکستان)، جامعۃ المدینہ (النور سوسائٹی کراچی)، جامعۃ المدینہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (گلشنِ اقبال کراچی) اور جامعۃ المدینہ (نیول کالونی کراچی) وغیرہ کی برانچز قابلِ ذکر ہیں۔

فتویٰ نویسی:

آپ کی دینی خدمات کا دائرۂ کار صرف تدریس، دورۂ حدیث، اور تخصص کی کلاسز تک محدود نہیں، بلکہ آپ گزشتہ بائیس ۲۲ سال سے، اردو اور انگلش زبان میں فتویٰ نویسی کی خدمت بھی انجام دے رہے ہیں، تاحال آپ تقریبًا تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فتاویٰ تحریر فرما چکے ہیں، جن میں سے پانچ ہزار (۵۰۰۰) سے زائد فتاویٰ انگلش میں، اور پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) سے زائد اردو زبان میں ہیں۔ تاحال فتاویٰ

کا کوئی مجموعہ ترتیب نہیں دیا جاسکا، ہاں البتہ کچھ فتاویٰ بصورتِ رسائل شائع کیے جاچکے ہیں، جن میں سے "رسائلِ ضیائیہ" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

پرنٹ میڈیا:

پرنٹ میڈیا کے حوالے سے اگر آپ کی خدمات کا جائزہ لیا جائے، تو قبلہ مفتی صاحب نے اس فورم پر بھی دینی خدمات انجام دی ہیں، بطور مفتی ہفت روزہ تین ۳ اخبارات میں شرعی مسائل کے، ایک عرصہ تک جوابات لکھتے رہے، ان ہفت روزہ اخبارات کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) ہفت روزہ دین، (۲) ہفت روزہ ضربِ اسلام، (۳) ہفت روزہ عقیدہ۔

الیکٹرانک میڈیا:

اسی طرح پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ، آپ نے الیکٹرونک میڈیا پر بھی دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا، آپ مشہور دینی چینل کیوٹی وی (Qtv) پر، مختلف دینی پروگرامز میں شرعی مسائل کے لائیو (LIVE) جوابات دیتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شرعی مسائل پر مشتمل مشہور دینی پروگرام "آپ کے مسائل کا حل" کے تقریبًا ایک ہزار ۱۰۰۰ سے زائد اپی سوڈز (Episodes) کیے، صرف یہی نہیں بلکہ ریڈیو ڈان، ٹونگھم، یوکے (Uk) پر بھی، آپ بذریعہ ٹیلیفون تقریبًا ایک سو ۱۰۰ پروگرامز میں، شرعی مسائل کے جوابات دے چکے ہیں۔

دار الافتاء اہلِ سنّت کاقیام:

آپ "دار الافتاء اہلِ سنّت" (دعوتِ اسلامی) کے بانی رکن، اور سب سے پہلے "رئیس دار الافتاءِ اہلِ سنّت" کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ دار الافتاء اہلِ سنّت کاقیام کب اور کیسے ہوا؟ اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کے اَحوال اور پس منظر یہ ہے کہ "دعوتِ اسلامی میں باقاعدہ دار الافتاء کا آغاز، درسِ نظامی کی ابتداء کے تقریبًا سات ۷ یا آٹھ ۸ برس بعد ہوا، مگر اس سے پہلے آن لائن (Online) انگلش فتاویٰ کاآغاز، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (Web Site) پر ہو چکا تھا۔ اس کا سبب یہ ہوا، کہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی (IT Department) سے تعلق رکھنے والے، سیّد ہمایوں (جنید قادری) اور بعض دیگر احباب نے، قبلہ مفتی صاحب سے رابطہ کیاکہ انگلش میں شرعی مسائل کے جوابات دینے والے، مفتیانِ کرام کی ہمیں شدید ضرورت ہے؛کیونکہ اس وقت صورتِ واقعہ یوں تھی، کہ اہلِ سنّت کی جانب سے کہیں بھی انگلش تحریر میں فتویٰ جاری نہیں کیاجاتاتھا، جبکہ دیگر لوگوں کی ایک سے زائد ویب سائٹس تھیں، جہاں سے لوگوں کو جوابات انگلش تحریر میں دیے جاتے۔

اس پر قبلہ مفتی صاحب نے اپنی تدریسی مصروفیات کے سبب معذرت کرلی، لیکن چند روز بعد وہ لوگ دعوتِ اسلامی کے ایک اَور بنیادی تنظیمی ذمہ دار، حاجی گل احمد قادری کے ساتھ تشریف لائے، اور قبلہ مفتی صاحب سے عرض کی کہ آپ ہفتہ بھر میں صرف ایک یا دو ۲ سوالات

کے جوابات انگلش میں لکھ دیا کریں، اس پر قبلہ مفتی صاحب نے حامی بھر لی، اور یوں دعوتِ اسلامی میں انگلش تحریری فتاویٰ کا آغاز ہو چلا۔

پھر انگلش تحریری جواب کا سلسلہ روز بروز بڑھتا رہا، قبلہ مفتی صاحب نے اس سلسلے میں "جامعۃ المدینہ" کے فارغ التحصیل اپنے بعض شاگرد، مولانا قاری یوسف شاذلی کو، اپنے ساتھ انگلش فتاویٰ میں بطورِ معاون لے لیا، رفتہ رفتہ یہ سلسلہ اس قدر بڑھا، کہ ہفتہ بھر میں ایک سو ۱۰۰ سے زائد استفتاء آنے لگے۔ اللہ تعالی کے فضل سے قبلہ مفتی صاحب نے اُس وقت تقریبًا پانچ ہزار ۵۰۰۰ سے زائد انگلش فتاویٰ لکھے، جو عرصۂ دراز تک دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر "(Ask The Imam)" کے نام سے موجود رہے۔

اس کے بعد اردو زبان میں بھی خدمتِ فتاویٰ کی شدید ضرورت محسوس کی گئی، تب حضرت علّامہ ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی نے، اس حوالے سے بڑی کاوش کی، جب یہ کاوش رنگ لائی، تو دار الافتاء کا نام بھی مفتی محمد اسلم رضا صاحب نے ہی تجویز فرمایا، جو سب کو پسند آیا، تب کراچی کے علاقہ گرومندر پر واقع "جامع مسجد کنز الایمان" سے ملحق عمارت میں، "دار الافتاءِ اہلِ سنّت" کا قیام عمل میں آیا، اور قبلہ مفتی ابوبکر صاحب اس دار الافتاء کے، سب سے پہلے مفتی اور رئیس الافتاء مقرّر ہوئے۔

بعد ازاں تدریب الافتاء کا سلسلہ بھی شروع ہوا، جس میں "جامعۃ المدینہ" کے پہلے بیج کے فاضلین سمیت، دیگر کئی علمائے کرام بھی فتویٰ نویسی میں مہارت

حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے رہے، جب یہ سلسلہ مزید بڑھا تو جامعۃ المدینہ، گلستانِ جوہر کراچی کے طلباء کی سہولت کے پیشِ نظر، وہاں بھی "دار الافتاء اہلِ سنّت" کی ایک برانچ قائم کردی گئی، اور اللہ تعالی کے فضل وکرم سے یوں یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق "جامعۃ المدینہ" کے اُس زمانے (۲۰۰۵ء) میں، قبلہ مفتی صاحب سے براہِ راست سیکھنے، اور "تخصص فی الافتاء" کورس کرنے والوں کی تعداد، تقریبًا چھ سو۶۰۰ سے زائد تھی"۔

قابلِ فخر تلامذہ:

ویسے تو قبلہ مفتی صاحب کے تلامذہ (شاگردوں) کی تعداد ہزاروں میں ہے، جو دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر تبلیغِ دین میں مصروفِ عمل ہیں، ان سب کے اسمائے گرامی اور فرداًفرداًان سب کی دینی خدمات کا، اس مختصر تحریر میں اِحاطہ ممکن نہیں، البتہ چند نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ الحدیث علّامہ مفتی محمد وسیم اختر (سابق مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، وسابق استاذ الاساتذہ عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی، واستاد شعبہ تخصص فی الفقہ "جامعہ نعیمیہ" کراچی)۔

(۲) استاذ العلماء علّامہ ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی (بانی "المدینۃ العِلمیّۃ" کراچی، وبانی ومدیر "ادارۂ اہلِ سنّت" کراچی، ومفتیٔ حنفیہ سرکاری فتویٰ سینٹر، اوقاف ابوظبی، متحدہ عرب اِمارات)۔

(۳) استاذ العلماء ابو البیان علّامہ مفتی محمد حسّان رضا قادری (خطیبِ اہلِ سنّت پاکستان، وسابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی)۔

(۴) استاذ العلماء علّامہ مفتی محمد خالد کمال (سابق مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، وسابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی، واستاد تخصص فی الفقہ "جامعہ نعیمیہ" کراچی)۔

(۵) مفسّرِ قرآن علّامہ مفتی محمد فاروق عطّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (سابق رکنِ شُوریٰ دعوتِ اسلامی، ومُصَدِّق دار الافتاء اہلِ سنّت)۔

(۶) شیخ الحدیث علّامہ مفتی محمد صدیق قادری (سابق رکنِ شُوریٰ دعوتِ اسلامی، کوئٹہ بلوچستان، وسابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ، کراچی)۔

(۷) علّامہ مفتی وقار احمد شاذلی (جوائنٹ سیکرٹری طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ پاکستان، ومفتی دار الافتاء جامع طوبیٰ، ملیر کراچی)۔

(۸) استاذ الاساتذہ علّامہ مفتی عبد اللہ قادری (بلدیہ ٹاؤن کراچی، سابق استاذ الاساتذہ عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی، چیئرمین ختمِ نبوّت موومنٹ پاکستان)۔

(۹) استاذ الاساتذہ شیخ الادب العربی، علّامہ مفتی عبد القادر صاحب شاذلی (آگرہ تاج کراچی، وسابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ، واستاذ الحدیث)۔

(۱۰) استاذ العلماء علّامہ مولانا محمد یوسف شاذلی (سابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی)۔

(۱۱) علّامہ مفتی محمد آصف قادری (آگرہ تاج کراچی، واسلامک ٹیچر شارجہ، وسابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی)۔

(۱۲) علّامہ مفتی محمد نعیم (جیو نیوز، وسابق مفتی "دار الافتاء اہلِ سنّت" کراچی، وسابق استاذ الاساتذہ عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی)۔

(۱۳) علّامہ مفتی ریاض احمد قادری (سابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی و لاہور)۔

(۱۴) علّامہ مفتی محمد عمران غیاث قادری (اردو بازار کراچی)۔

(۱۵) استاذ العلماء علّامہ مفتی گل رضا عطّاری (نگرانِ مجلسِ تعلیمی اُمور جامعات المدینہ، پاکستان & اوورسیز دعوتِ اسلامی)۔

(۱۶) علّامہ رضوان احمد شاذلی (ناظم جامعہ فیضان مصطفی سیلانی ویلفیئر ملیر، وخطیب جامع مسجد غوثیہ، ملیر کراچی)۔

(۱۷) علّامہ حسن رضا شاذلی (امام وخطیب جامع مسجد الماس، عزیز آباد ۸ کراچی)۔

(۱۸) مُناظرِ اہلِ سنّت علّامہ مفتی عرفان حمید (ملیر کراچی، سابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ)۔

(۱۹) علّامہ مفتی عابد نسیم (مہتمم جامعۃ المصطفی الرضویہ، گوجرہ پنجاب، وسابق استاذ الاساتذہ عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی)۔

(۲۰) استاذ الحدیث علّامہ مفتی مظفر علی قادری (جامعۃ المدینہ فیصل آباد)۔

(۲۱) استاذ الحدیث علّامہ مفتی عبد الجبار عطّاری صاحب (جامعۃ المدینہ فیصل آباد)۔

(۲۲) شیخ الحدیث علّامہ مفتی محمد شہباز عطّاری (جامعۃ المدینہ فیصل آباد)۔

(۲۳) شیخ الحدیث علّامہ مفتی نوازش علی عطّاری (جامعۃ المدینہ پنجاب)۔

(۲۴) علّامہ مفتی محمد ذوالفقار (فجی آسٹریلیا، سابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ کراچی)۔

(۲۵)علّامہ محمد ناصر الدین ناصر مدنی (مؤلّف کتبِ کثیرہ، دستگیر کالونی کراچی)۔

(۲۶) علّامہ مفتی غلام مصطفیٰ قادری (اورنگی ٹاؤن کراچی، سابق استاذ الاساتذہ جامعۃ المدینہ)

(۲۷)استاذ العلماء علّامہ غلام سرور عطّاری (دعوتِ اسلامی)۔

(۲۸)محققِ اہلِ سنّت مفتی عبد الرزاق ہنگورو (ادارۂ اہلِ سنّت کراچی)۔

(۲۹) محققِ اہلِ سنّت مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی (ادارۂ اہلِ سنّت کراچی)۔

(۳۰) محققِ اہلِ سنّت مفتی محمد امجد حسین اعوان (ادارۂ اہلِ سنّت کراچی)۔

(۳۱) محققِ اہلِ سنّت مفتی محمد فاروق بشیر صدیقی (ادارۂ اہلِ سنّت کراچی)۔

(۳۲) مجاہدِ اہلِ سنّت، مفتی عابد مبارک مدنی (سربراہ تنظیم المساجد اہلِ سنّت پاکستان، ومہتمم وشیخ الحدیث "جامعۃ المصطفیٰ الرضویہ" بلدیہ ٹاؤن کراچی)۔

(۳۳)شیخ الحدیث علّامہ احمد رضا شامی (عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی)۔

(۳۴)علّامہ عرفان شامی (استاد کراچی یونیورسٹی)۔

(۳۵)علّامہ ڈاکٹر عمران شامی (استاد کراچی یونیورسٹی)۔

(۳۶)مفتی محمد قاسم قادری عطّاری (مفتی تنظیمی مسائل، دعوتِ اسلامی)۔

(۳۷) مفتی محمد فضیل عطّاری (دار الافتاء اہلِ سنّت، دعوتِ اسلامی)۔

(۳۸) مفتی علی اصغر عطّاری (دار الافتاء اہلِ سنّت، دعوتِ اسلامی)۔

(۳۹) راقم الحروف عبد الرشید ہمایوں مدنی (ادارۂ اہلِ سنّت راولپنڈی)۔

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کا قیام:

عام طور پر علمائے کرام محراب و منبر اور مدارس تک محدود رہتے ہیں، لیکن قبلہ مفتی صاحب کی ذاتِ گرامی، اس اعتبار سے امتیازی حیثیت کی حامل ہے؛ کہ آپ تبلیغ واِشاعتِ دین کے ساتھ ساتھ، سماجی اور فلاحی اُمور میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے ساتھی علماء اور تلامذہ کی اجتماعی کاوش سے، ۲۰۰۹ء میں "طوبیٰ ویلفیئر" کے نام سے، باقاعدہ ایک ٹرسٹ قائم کیا، اس ٹرسٹ کی ایک برانچ انگلینڈ میں بھی قائم ہے۔ ابتداءً "طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ" کی سرگرمیاں محدود تھیں، مگر اب اس کی فلاحی ورفاہی سرگرمیاں پاکستان میں متعدّد مقامات پر جاری وساری ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق "طوبیٰ ویلفیئر" کے تحت، تقریبًا ۲۵ مدارس اور اسکولز، علم کا نور پھیلانے میں مصروفِ عمل ہیں، بطورِ خاص ضلع تھرپارکر جیسے انتہائی پسماندہ علاقے پر "طوبیٰ ویلفیئر" نے خصوصی توجّہ دے رکھی ہے، جس کے نتیجے میں آج -الحمد للہ- تھرپارکر میں، پچاس ۵۰ سے زائد مساجد، اور سترہ ۱۷ مدارس تعمیر کیے جاچکے ہیں، اور ائمہ ومدرسین مقرّر کر کے وہاں تعلیم وتعلّم کا سلسلہ شروع کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ تھرپارکر کے بنیادی سہولیات سے محروم لوگوں کو، پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لیے، مختلف مقامات پر تقریبًا چار سو پچاس ۴۵۰ ہینڈ پمپ، چالیس ۴۰ سے زائد سمر پمپ، اور دس ۱۰ کنویں بھی کھدوائے جاچکے ہیں۔

علاوہ ازیں سال میں متعدّد بار، مختلف علاقوں میں راشن کی تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ کروناوائرس کے سبب حالیہ لاک ڈاؤن کے دوران، سینکڑوں مستحق خاندانوں میں، ان کی عزّتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے راشن تقسیم کیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ "طوبیٰ ویلفیئر" کے تحت ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں، متعدّد علاقوں میں سینکڑوں افراد کے لیے افطاری، اور عید کے موقع پر دینی مدارس میں زیرِ تعلیم طلباء کے لیے، لباس وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جبکہ عیدِ قرباں کے موقع پر، پاکستان بھر میں "وقف قربانی" کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ "طوبیٰ ویلفیئر" کے تحت، گزشتہ سال ۱۱۰ بڑے جانور قربان کیے گئے، جن میں سے ۸۰ جانور صرف تھر کے علاقے میں قربان کر کے، وہاں کے سینکڑوں خاندانوں تک قربانی کا گوشت پہنچایا گیا۔

دینی مناصب:

آپ نے متعدّد مناصب پر فائز رہ کر دینی خدمات انجام دیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ صدر شریعہ بورڈ، فیصل اسلامک بینک کراچی

۲۔ شریعہ کوآرڈینیٹر فرسٹ داؤد اسلامک بینک کراچی

۳۔ رئیس تخصص فی الفقہ الاسلامی جامعۃ المدینہ، عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی

۴۔ رئیس تخصص فی الفقہ الاسلامی، جامعہ نعیمیہ کراچی

۵۔ رئیس دارالافتاء جامع طوبیٰ، ملیر کراچی

۶۔رئیس دارالافتاء کیوٹی وی (Qtv)

۷۔شیخ الحدیث "جامعۃ المدینہ" کراچی

۸۔شیخ الحدیث "جامعۃ المصطفیٰ الرضویہ" کراچی

۹۔رئیس دارالافتاء "جامعۃ المدینہ" گلستانِ جوہر کراچی

۱۰۔رئیس مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ پاکستان (دعوتِ اسلامی)

تبلیغی اَسفار:

قبلہ مفتی صاحب تبلیغ واِشاعتِ دین کے سلسلہ میں، متعدّد غیر ملکی دَورے بھی فرماتے ہیں، جن میں امریکہ، روس، انگلینڈ، سعودی عرب، ملکِ شام، اور متحدہ عرب امارت وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

تصانیف:

آپ ساٹھ ۶۰ سے زائد اردو، عربی اور انگلش کتب ورسائل کے مؤلّف ہیں، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

۱۔شرعی داڑھی (ایک مشت داڑھی کے وجوب کے منکرین کا شرعی محاسبہ)

۲۔غیرمسلم ممالک میں سود اور مورٹ گیج (Mortgage) کا شرعی حکم

۳۔کرنسی کا لین دین

۴۔ملٹی لیول مارکیٹنگ کا شرعی حکم

۵۔اسلامک کریڈٹ کارڈ

۶۔اجوبۃ اہل الاصول فی اسئلۃ فیض الرسول

۷۔زکاۃ کی آسان کتاب

(۸) Answer to Cross Worshipper

(۹) Fasting

(۱۰) How to Pay Zakat

(۱۱) Bribery And Its Various Forms

Shariah Rulings Regarding Usury And Mortgage in

(۱۲) Non-Muslim Countries

۱۳-جماعۃ التبلیغ (عربی)

حرفِ آخر:

قبلہ مفتی صاحب کی ذاتِ گرامی ہمارے لیے کسی نعمت سے کم نہیں، آپ کا شمار اُن نادر فقہاء میں ہوتا ہے، جو قدیم و جدید شرعی مسائل پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔ آپ بلاشبہ محسنِ اہلِ سنّت ہیں، آپ نے بے شمار قابل علماء، فقہاء، مدرّسین اور مفتیانِ کرام مسلکِ اہلِ سنّت کو دیے۔ آپ کی گراں قدر دینی خدمات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے، کہ دعوتِ اسلامی کے آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تمام مدنی علماء، بلا واسطہ یا بالواسطہ، آپ کے شاگرد ہیں، یا وہ سب آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں، یا پھر آپ کے شاگردوں کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ابھی ہمارے درمیان موجود ہیں، اور ہم ان سے مزید اکتسابِ فیض کر سکتے ہیں۔

اللہ کریم ان کی حفاظت فرمائے، انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے، اور انہیں ظالموں کے ظلم، شریروں کے شر اور حاسدین کے حسد سے محفوظ رکھے، آمین بجاہ طہ الامین ﷺ!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيِّدنا محمدٍ، وعلى آله وأصحابه أجمعين، والحمدُ لله ربّ العالمين!.